ہزاروں مسائل شرعیہ کا
بیش بہا خزانہ
فتاویٰ اجملیہ
بدرالفقہاء حضرت علامہ مفتی شاہ
مولانا محمد اجمل قادری رضوی علیہ الرحمۃ
شبیر برادرز

مَنْ یُرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ (الحدیث)

اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اُسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔

ہزاروں فتاویٰ پر مشتمل مسائل شرعیہ کا بیش بہا خزانہ

اجمل الفتاویٰ

المعروف بہ

فتاویٰ اجملیہ

جلد چہارم

عمدۃ المحققین سلطان المناظرین اجمل العلماء بدر الفضلاء

حضرت علامہ مفتی الشاہ محمد اجمل صاحب قادری رضوی اشرفی نعیمی علیہ الرحمۃ والرضوان

شبیر برادرز

۴۰۔ اردو بازار۔ زبیدہ سنٹر ○ لاہور

نام کتاب	اجمل الفتاوی المعروف بہ فتاوی اجملیہ (جلد چہارم)
مصنف	اجمل العلماء حضرت علامہ مفتی الشاہ محمد اجمل صاحب سنبھلی
تحشیہ وترتیب	محمد حنیف خاں رضوی بریلوی صدرالمدرسین جامعہ نور بریلی شریف
محرک	حضرت علامہ مولانا محمد منشاء تابش قصوری (صدر ادارہ ریاض المصنفین پاکستان)
مؤید	مولانا صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری (چیئرمین ادارہ تحقیقات رضا انٹرنیشنل کراچی)
پروف ریڈنگ	محمد عبدالسلام رضوی - محمد حنیف خاں رضوی
کمپوزنگ	محمد غلام مجتبیٰ بہاری - محمد زاہد علی بریلوی - محمد منیف رضا خاں بریلوی
	زین العابدین بہاری - محمد عفیف رضا خاں بریلوی
سن اشاعت	فروری ۲۰۰۵ء
تعداد	۵۰۰
ناشر	شبیر برادرز اردو بازار لاہور
مطبع	اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور
قیمت	فی جلد 250 روپے (مکمل سیٹ 1000 روپے 4 جلد)

ملنے کے پتے

ادارہ تحقیقات رضا انٹرنیشنل رضا چوک ریگل (صدر) کراچی

ادارہ پیغام القرآن زبیدہ سنٹر 40 اردو بازار لاہور

مکتبہ اشرفیہ مریدکے (ضلع شیخوپورہ)

مکتبہ غوثیہ ہول سیل پرانی سبزی منڈی کراچی

احمد بک کارپوریشن کمیٹی چوک راولپنڈی

ضیاء القرآن پبلی کیشنز اردو بازار کراچی

مکتبہ ضیائیہ بوہڑ بازار راولپنڈی

مکتبہ رضویہ آرام باغ روڈ کراچی

مکتبہ قادریہ عطاریہ موتی بازار راولپنڈی

مکتبہ رحیمیہ گوالی لین اردو بازار کراچی

فہرست مسائل جلد چہارم

باب الحظر ۳

جب وہ دلیل شرعی سے ثابت نہ کر سکے تو دعوے کا غلط و باطل ہونا خود ہی ظاہر ہو جائے گا۔ پھر شراح حدیث نے ان مجددین کے یہ خدمات اور کارنامے شمار کئے۔

حضرت شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی اشعۃ اللمعات میں فرماتے ہیں:

بدانکہ اکثر مردم ازیں حدیث چناں فہمیدہ اند کہ مراد یک شخص ست از امت کہ ممتاز میگرد واز بیان اہل زبان خود بتجدید و نصرت دین و ترویج و تقویت سنت و قلع و قمع بدعت و نشر علم و اعلائے کلمہ اسلام تا آنکہ تعیین کردہ اند کہ در مائۃ اولی فلاں بود و در مائۃ دوم فلاں و بعض گفتہ اند کہ اولی حمل بہ عموم ست خواہ یک کس باشد یا جمع باشند۔ (اشعۃ اللمعات ج ا ص ۱۶۹)

جانو۔ اس حدیث سے اکثر محدثین یہ سمجھے ہیں کہ مجدد سے امت کا ایسا ایک شخص مراد ہے جو اپنے زمانے میں سب لوگوں سے ان امور میں ممتاز ہو۔ دین کی تجدید و نصرت کرنے میں۔ سنت کو تقویت و ترویج دینے میں بدعت کا قلع قمع کرنے میں۔ علم کی اشاعت میں۔ کلمہ اسلام کے بلند کرنے میں یہاں تک کہ انہوں نے معین کر دیا ہے کہ پہلی صدی میں فلاں تھے۔ دوسری صدی میں فلاں۔ اور بعض نے کہا ہے کہ بہتر عموم پر حمل کرنا ہے خواہ ایک شخص ہو یا جماعت ہو۔

اس عبارت سے ثابت ہو گیا کہ مجدد وہ ہے جو دین حق کی مدد کرے۔ سنت کی ترویج کرے۔ بدعت و گمراہی کا قلع قمع کرے۔ علم دین کو پھیلائے۔ اعلائے کلمۃ الاسلام کرے۔ لہذا جو شخص بجائے ان امور کے دین الٰہی اور عقائد اسلام کی تخریب کرے۔ گمراہی کو پھیلائے۔ کلمہ باطل کو بلند کرے وہ مجدد کیسے ہو سکتا ہے۔ بلکہ وہ تو گمراہ گر اور مضل ہے۔ پھر جو ایسے کھلے ہوئے گمراہ اور مضل کو مجدد کہتا اور مانتا ہے وہ شرعاً گمراہ گر و بیدین ہے۔ اس پر توبہ و استغفار ضروری ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

(۲) زید کا اپنے پیر کو اللہ۔ یا اللہ ہو۔ یا اللہ میاں۔ یا اللہ ہو میاں کہنا کہلوانا یعنی خدا کے اسم ذات کا اپنے پیر پر بطور نام کے یا لقب و خطاب کے اطلاق کرنا کفر ہے۔

عقائد کی مشہور کتاب شرح فقہ اکبر میں ہے:

من قال للمخلوق یاقدوس او القیوم او الرحمن او قال اسما من اسماء الخالق کفر انتهی وهو یفید انه من قال المخلوق یاعزیز او نحوه یکفر الخ۔

تو جو ایسا صریح کفر بکے اس سے مرید ہونا کسی طرح جائز نہیں بلکہ اس کو کسی بزرگ کے مزار کا سجادہ۔ یا متولی۔ یا مجاور۔ یا منتظم ہرگز ہرگز نہ بنایا جائے۔ ایسے شخص سے جو مرید ہو گیا وہ اپنے آپ کو

اس کی بیعت سے جدا سمجھے کہ جب وہ شرعاً مسلمان ہی نہیں تو اس سے کسی مسلمان کو کیا واسطہ اور کیسی بیعت۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

(۳) یہ شیعوں کی روایت ہے جس پر کسی طرح کا نہ اعتبار نہ اعتماد۔ فقہ حنفی میں سیاہ لباس جائز ہے۔ خود امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے:

عن ابی حنیفة لاباس بالصبغ الاسود ۔ عالمگیری بلکہ فتاوی برہنہ میں سیاہ لباس کو مستحبات میں شمار کرایا۔ ولباس سفید و سبز و همچنیں سیاہ جبہ باشد یا عمامہ۔

اور سیاہ چادر۔ سیاہ عمامہ۔ سیاہ موزے کا پہننا خود نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے۔ اور سیاہ موزہ تو خف العلماء کے نام سے مشہور ہے۔ ہاں میت کے سوگ میں سیاہ لباس کا پہننا ناجائز ہے۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:

لایجوز صبغ الثیاب اسود واکهب تاسفا علی المیت قال صدر الحسام لایجوز تسوید الثیاب فی منزل المیت کذا فی القنیة۔

لہذا سیاہ کپڑا پہننا شرعاً جائز بلکہ مستحب ثابت ہوئے۔ تو سیاہ کپڑا پہننے والے پر نہ شریعت سے کوئی ممانعت نہ طریقت سے کچھ ملامت۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب ۴ رشوال المکرم ۱۳۷۸ھ

کتبہ: المعتصم بذیل سید کل نبی و مرسل، الفقیر الی اللہ عز وجل، العبد محمد اجمل غفرلہ الاول، ناظم المدرسۃ اجمل العلوم فی بلدۃ سنبھل

مسئلہ (۱۱۳۱)

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع اس مسئلہ میں کہ

زید کہتا ہے کہ مدرسہ دیوبند مرتبہ پاخانہ کا رکھتا ہے اور اس میں پڑھنے والا شیطان اور دجال ہے اور مولوی اشرف علی تھانوی خود کافر اور حسین احمد مدنی خود دجال کا شاگرد ہے۔ بکر کہتا ہے مدرسہ دیوبند اچھا مدرسہ ہے اور اس کے مقابلہ میں ہندوستان مین کوئی مدرسہ نہیں اس میں قرآن و حدیث اللہ و رسول کی تعریف ہوتی ہے لہذا اسی مدرسہ کو اور علم کو کفر اور دجال کہنا خود کفر ہو۔

سائل محمد ادریس حسین آسامی

الجواب

نحمد ونصلی ونسلم علی رسوله الکریم

کون نہیں جانتا ہے کہ پاخانہ نجاست ظاہری کا مقام ہے اس بنا پر اس سے طبعا نفرت وکراہت ہوتی ہے اور حدیث شریف میں اس کو شیطان کا مقام ومکان قرار دیا گیا ہے جیسا کہ ابوداؤد وابن ماجہ کی حدیث میں زید ابن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

ان هذه الحشوش محتضرة ۔ یعنی یہ پاخانہ شیطان وجنات کے حاضر ہونے کا مقام ومحل ہے۔ تو وہ مدرسہ دیوبند جو نجاست باطنی کفر وضلالت کا محل ہے تو وہ پاخانے سے بدتر ونجس تر مقام ثابت ہوا اور وہ محل راس الشیاطین ثابت ہوا اب اس میں پڑھنے والے کا شیطان ودجال کہنا محل تعجب نہیں اور کوئی شرعی مواخذہ نہیں کیا جاسکتا تو قول زید میں کوئی قباحت شرعی ثابت نہ ہوسکی اور مولوی اشرف علی تھانوی اور حسین احمد فیض آبادی کے اقوال کفر ان کی تصانیف سے ظاہر ہیں تو ان کے شاگرد دجال وکفار ہونے میں کوئی شک نہیں یعنی شرعی مواخذہ نہیں کیا جاسکتا اس زید کے مقابلہ میں بکر کا قول نہ فقط غلط بلکہ سرتاپا دجل وفریب ہے اس کا یہ قول کہ مدرسہ دیوبند کے مقابلہ میں ہندوستان میں کوئی مدرسہ نہیں ہے اس معنی کر صحیح ہوسکتا ہے کہ اس میں بظاہر تو قرآن وحدیث اور درس وتعلیم کا دعویٰ کیا جاتا ہے اور در حقیقت اس میں جس قدر کفر وضلالت وگمراہی وبیدینی کی تعلیم دی جاتی ہے تو اس امر میں ہندوستان کا کوئی مدرسہ مقابلہ نہیں کرسکے گا بلکہ یہ دعوی (اس میں قرآن وحدیث کی تعریف ہوتی ہے) غلط اور باطل ہے کہ اس میں قرآن وحدیث کی مخالفت اللہ ورسول جل جلالہ۔ صلی اللہ علیہ سلم کی توہین ہوتی ہے اور طلبہ کو سکھائی جاتی ہے اسی بنا پر اہل اسلام اس مدرسہ کو اس کی تعلیم کو برا اور خلاف شرع جانتے ہیں اس کو کفر قرار دینا بکر کی جہالت اور لاعلمی کی بین دلیل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ : المعتصم بذیل سید کل نبی ومرسل، الفقیر الی اللہ عز وجل،
العبد محمد اجمل غفرلہ الاول، ناظم المدرسۃ اجمل العلوم فی بلدۃ سنبھل

فہرست مآخذ ومراجع

		متوفی
﴿الف﴾		
الاشباہ والنظائر	شیخ ابراہیم ابن نجیم	۹۷۰
ارشاد الساری شرح بخاری	شہاب الدین احمد محمد قسطلانی	۹۲۳
احیاء العلوم	امام محمد بن محمد الغزالی	۵۰۵ھ
اخبار المدینہ	زبیر بن بکار الزبیری	۲۵۶ھ
اخبار مدنیہ	محمد حسن المدنی ابن زبالہ	۳۰۰ھ
الادب المفرد	امام محمد بن اسماعیل بخاری	۲۵۶
الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب	ابوعمر یوسف بن عبدالبر	۴۵۳
اشعۃ اللمعات	شیخ محقق عبدالحق الدہلوی	۱۰۵۲
اخبار الاخیار	الشیخ عبدالحق محدث دہلوی ۱۰۵۲	
الاصابہ فی تمیز الصحابۃ	ابونعیم احمد بن عبداللہ الاصبہانی	۴۳۰
الام للشافعی	محمد بن ادریس الشافعی	۲۰۴
اسد الغابہ	ابوالحسن علی بن محمد الجزری	۶۳۰